بُلِٹن اگست ۲۰۱۱ء

ختمِ نبوت کی داعی واحد جماعت

حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ نیا نہ پُرانا

مدیر
شاہد عزیز

اعلانات اور خبریں

انگلستان

نماز جمعہ ۱ بجے دوپہر

مجالس

رمضان کی وجہ سے اگست میں پہلی اتوار کو میٹنگ نہیں ہوگی۔

اخبار احمدیہ

رمضان شریف

پہلا روزہ	۱ اگست ۲۰۱۱ء
پہلی باجماعت افطاری	۶ اگست ۲۰۱۱ء
دوسری باجماعت افطاری	۱۳ اگست ۲۰۱۱ء
تیسری باجماعت افطاری	۲۰ اگست ۲۰۱۱ء
آخری باجماعت افطاری	۲۷ اگست ۲۰۱۱ء

عیدالفطر ۳۱ اگست ۲۰۱۱ء

نماز پورے گیارہ بجے شروع ہوگی مہربانی فرما کر وقت پر تشریف لائیں

عیدالاضحی ۶ نومبر ۲۰۱۱ء

ہدایات برائے جماعت احمدیہ لاہور

حضرت مولانا محمد علیؒ

خلاصہ

ہمارا کام:۔قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں کرنا اور علوم دینی کا ذخیرہ تیار کرنا اور ان کا دنیا میں پھیلانا۔

ہماری قومی خصوصیات

(۱) ہماری زندگی کا مقصد اشاعتِ اسلام ہے۔
۲۔اس مقصد کے حصول کیلئے مالی اور جانی قربانیاں کرنا۔
۳۔اسلام اور اس کی تاریخ وادیان مختلفہ کی واقفیت حاصل کرنا۔
۴۔پابندی شریعت اور شعار اسلامی کی عزت۔
۵۔تبلیغ مذہب میں وسعت قلبی، مسلمانوں سے محبت۔
۶۔خدمت اسلام کی عزت وتوقیر۔

ہمارا انظام

۱۔ہم سب ایک آواز کے ماتحت ہوں اور اس آواز کی عزت

کرنے والے ہوں۔
۲۔ وہ آواز قومی شوریٰ کی آواز ہے جس سے کسی شخص کو انحراف نہ ہونا چاہیئے۔
۳۔ مالی نظام یہ ہے کہ سب افراد جماعت اپنی زکوٰۃ کی رقم کی دو تہائی قومی بیت المال میں داخل کریں۔ اپنی آمدنی میں سے ایک آنہ (۱/) فی روپیہ کے حساب سے چندہ دیں اور پیش آمدہ ضروریات میں حصہ لیں۔
۴۔ ایک دوسرے کی عزت کریں اور ایک دوسرے پر حسن ظن سے کام لیں۔ بڑے آمیوں سے باز پرس بھی کریں۔
۵۔ جملہ افراد قومی کاموں میں اس قدر دلچسپی لیں کہ انہیں ذاتی کاموں پر مقدم کریں۔

ہماری ترقی

۱۔ ایمانی جوش جو مسیح موعودؑ کے انفاس قدسی نے پیدا کیا ہمیشہ ترقی کی حالت میں رہے۔
۲۔ باہم میل جول ہو، لاہور میں آمد و رفت اور سالانہ جلسہ میں شمولیت ضروری ہے۔ اپنے اپنے شہروں میں علاوہ جمعہ کے ایک دن اکٹھے ہونے اور کسی مضمون پر بحث کرنے کیلئے مقرر کیا جائے۔
۳۔ قرآن کریم کے درس کا سلسلہ جاری ہو۔
۴۔ اخبارات سلسلہ اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ میں رہے۔
۵۔ بچوں کی تعلیم حتی الوسع مسلم ہائی اسکول میں ہو۔
۶۔ غربا، مساکین، یتامیٰ ہو گا ان کی خبر گیری کی جائے۔
۷۔ آپس میں رشتہ داریاں ہوں۔
۸۔ قابل اصلاح امور سے اطلاع دیتے رہیں۔
۹۔ جماعت کو بڑھانے کی فکر کی جائے اور اپنے عزیزوں، رشتہ داروں میں تبلیغ ہو پھر اس کے بعد دوسرے لوگوں میں جاری رہے بی بی بچوں کو داخل بیعت کیا جائے۔

جماعت کے احباب سے درخواست ہے کہ حضرت مولانا کی ہدایات کو غور سے پڑھیں اور غور کریں کہ ہم اِن پر کہاں تک عمل کر رہے ہیں۔ خاص طور پر جماعت بڑھانے کی فکر کرنا۔ کوشش کریں کہ ہم ہر میٹنگ پر ایک نئے دوست کو ساتھ لائیں۔

نبوت اور جماعت قادیان

حافظ شیر محمد

مبلغ اسلام، فاتح جنوبی افریقہ

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ

جماعت قادیان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ سورہ فاتحہ میں ان لوگوں کی راہ طلب کی جاتی ہے۔ جن پر انعام کیا گیا ہے۔ بالفاظ دیگر نبوت کے حصول کی دعا ہے کیونکہ یہی سب سے بڑا انعام ہے معلوم ہوا کہ نبوت جاری ہے۔
(الف) اگر سورۃ فاتحہ میں نبی بننے کی دعا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل از نبوت یہ دعا مانگنی چاہیئے تھی مگر اس دعا کا نزول بعد از نبوت ہوا اور آخر دم تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے رہے حالانکہ نہیں پڑھنی چاہیئے تھی کیونکہ مقصد تو انہیں حاصل ہو چکا تھا۔
(ب) ساڑھے تیرہ سو برس امت دعا مانگتی رہی اور کوئی بھی نبی نہ بن سکا۔ وہ بھی نہ بن سکے جن کو رضائے الٰہی کا پروانہ صادر ہو چکا تھا بقول اہل قادیان ایک نبی ہوا مگر اس کی نبوت مشتبہ ہوگئی بلکہ یہ خود بھی سترہ سال اپنی نبوت کو نہ سمجھ سکا اور انکار کرتا رہا۔
(ج) نبوت نعمت ہے تو شریعت و کتاب بھی نعمت ہے بلکہ نبوت اسی لئے نعمت کہلاتی ہے کہ وہ شریعت و کتاب کی حامل ہوتی ہے۔ جیسے فرمایا وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَمَاۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ الۡکِتٰبِ وَالۡحِکۡمَۃِ (البقرہ ۲۳۱) یعنی اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہوئی اور جو تم پر کتاب اور حکمت نازل کی گئی ......تو کیا اور کتاب بھی نازل ہو سکتی ہے؟
(د) نزول نعمت سے مراد نبوت ملنا نہیں۔ مریم پر نعمت نازل ہوئی۔ اُذۡکُرۡ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ (المائدۃ ص ۱۱۰) میری نعمت کو یاد کر (جو میں نے) تجھ پر اور تیری ماں پر کی۔ زید بن حارثہ پر انعام ہوا۔ وَاِذۡ تَقُوۡلُ لِلَّذِیۡۤ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ (الاحزاب ص ۳۰) اور جب تو اسے جس پر اللہ نے انعام کیا کہتا تھا......سب مسلمانوں پر انعام الٰہی ہوا کہ بھائی بھائی

بن گئے۔ وَاذۡكُرُوانِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ ...... فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا (آل عمران ص ۱۰۲) اس سے نبوت لازم نہیں آتی۔

(۵) اِهۡدِنَاالصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ الخ کی دعا منعم علیہ گروہ کی طرح استقامت کی راہ پر گامزن رہنے کی تمنا ہے جو ممکن انعامات ہیں اسی راہ پر ملیں گے۔

(و) حضرت مرزا صاحب اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ا۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ یعنی اے خدا ہمیں وہ استقامت کی راہ بتلا جو راہ ان لوگوں کی ہے جن پر تیرا انعام ہوا ہے اس جگہ انعام سے مراد الہام اور کشف وغیرہ آسمانی علوم ہیں جو انسان کو براہ راست ملتے ہیں (اسلامی اصول کی فلاسفی)

۲۔ قرآن شریف صاحب یہی ہدایت فرماتا ہے اور ہمیں سورہ فاتحہ اُم الکتاب میں مثیل بن جانے کی امید دیتا ہے اور ہمیں تاکید فرماتا ہے کہ پنج وقت تم میرے حضور میں کھڑے ہو کر اپنی نماز میں مجھ سے یہ دعا مانگو کہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ یعنی اے میرے خداوند رحمٰن و رحیم ہمیں ایسی ہدایت بخش کہ ہم آدم صفی اللہ کے مثیل ہو جائیں، شیث نبی اللہ کے مثیل بن جائیں، حضرت نوح آدم ثانی کے مثیل ہو جائیں، ابراہیم خلیل اللہ کے مثیل ہو جائیں، موسیٰ کلیم اللہ کے مثیل ہو جائیں، عیسیٰ روح اللہ کے مثیل ہو جائیں اور جناب احمد مجتبیٰ مصطفیٰ لبیب اللہ کے مثیل ہو جائیں اور دنیا کے ہر ایک صدیق و شہید کے مثیل ہو جائیں (ازالہ اوہام ص ۲۵۷)

۳. اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ یعنی اے خدا ہمارے ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو تیرے ان بندوں کی راہ ہے جن پر تیرا انعام ہے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا انعام جو انبیاء پر ہوا تھا جس نے مانگنے کے لئے اس دعا میں حکم ہے وہ درہم اور دینار کی قسم میں سے نہیں بلکہ وہ انوار اور برکات اور محبت اور یقین اور خوارق اور تائید ہماری اور قبولیت اور معرفت تامہ کاملہ اور وحی اور کشف کا انعام ہے خدا تعالیٰ نے اس امت کو اس انعام مانگنے کیلئے۔ تبھی حکم فرمایا کہ اول اس انعام کے عطا کرنے کا ارادہ بھی کر لیا۔ (شہادت القرآن ص ۶۲)

اللہ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام

حضرت مولانا عبدالحق وِدیارتھی

(اسلام اور مذاہبِ عالم سے اقتباس)

غالباً ہر ایک پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ اسماء ہمیشہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اسماء ذات (proper names) اور دوسرے اسماء صفات (attributes) کہلاتے ہیں۔ صفات اکثر مشترک اور بکثرت ہوتی ہیں اس لئے محض صفات کے بیان کرنے سے کسی شے کی بالکلیہ شناخت نہیں ہوتی۔ جب تک اس شئے کا اسم ذات نہ بتا دیا جائے مثلاً ایک شخص کسی درخت کی نسبت بیان کرتا ہے کہ وہ بہت بڑا ہے۔ اس کا سایہ بہت اچھا ہے بعض لوگ اس کی پوجا کرتے ہیں اس کا پھل جانور خوشی سے کھاتے ہیں اس کے پتے پان کی شکل کے ہوتے ہیں مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ شخص کس درخت کا ذکر کر رہا ہے درخت کی تمام کی تمام صفات جو اس نے بیان کی ہیں ایک بجھارت اور معمہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور بعض اوقات تو کسی شے کی صدہا صفات سن کر بھی ہمارا آخری سوال یہی ہوتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے یا اس کا نام کیا ہے کہ جس کی آپ اتنی خوبیاں بیان کر رہے ہیں لیکن اگر متعدد صفات بیان کرنے کی بجائے صرف اس درخت کا نام بتا دیا جائے کہ وہ پیپل کا درخت ہے تو ہر شخص جس نے یہ درخت کبھی پہلے دیکھا ہوگا فوراً اسے سمجھ لے گا اور نام کے ساتھ ہی اس کی ساری صفات اس کے علم کے مطابق ذہن میں مستحضر ہو جائیں گی۔ بعینہ اسی طرح تمام مذاہب اس خدا کی صرف ایک ایک صفت کو اس کا اعلیٰ نام قرار دے رہے ہیں ہم ان سے یہ عرض کرتے ہیں کہ یہ تمام صفات جو آپ لوگ بیان کر رہے ہیں بہت اچھی اور نہایت اعلیٰ اور خدا کی شان کے شایان ہے مگر ہم ان اعلیٰ صفات کے رکھنے والی ہستی کا نام پوچھتے ہیں کہ کیا ہے اور وہ ذاتی نام وہی ہونا چاہیے جو ان تمام صفات

پر حاوی یا ان کے قائم مقام ہو۔ خدا کا تصور کامل نہیں کہلا سکتا جب تک کل صفات کو اپنے اندر جمع کرنے والا اس کا کوئی اسم ذات نہ ہو کیونکہ کوئی ایک خاص صفت یا صفاتی نام دوسری تمام صفات کا موصوف نہیں کہلا سکتا۔ پس اس ذات کے تمام وہ نام کہ جو مختلف مذاہب اور اقوام میں مروج ہیں اسم ذات یا مستجمع جمیع صفات کاملہ کا مفہوم پیدا نہیں کر سکتے۔

خدا کا ذاتی نام ایک ہی ہوسکتا ہے

اگر کل قوموں اور ملکوں کا خدا ایک ہی ہے تو اس کا تصور بھی ایک ہی ہونا چاہیے اس لحاظ سے اس کا ذاتی نام کہ جو فی الحقیقت اس کے تصور کا نقطہ مرکزی ہے ایک ہی ہوسکتا ہے۔ اس لئے اگر خدا کا یہ تصور کہ وہ مستجمع جمیع صفات کاملہ ہے معقول اور درست ہے تو پھر اس کا ذاتی نام بھی وہی ہوسکتا ہے کہ جو اس تصور کو ہمارے اندر پیدا کر سکے اور اس کا یہ نام باقی تمام صفات پر ترجیح پائے گا اور وہ کل دنیا کی قوموں اور مذاہب کا مشترک نام ہوگا۔ یا تمام اقوام اور مذاہب عالم کے تصور ذات باری میں رشتہ اتحاد اور حبل متین کا کام دیگا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسا کوئی لفظ عربی زبان کے سوا دنیا کی کسی زبان میں موجود نہیں کہ جس کے معنی مستجمع جمیع صفات کاملہ ہوں۔ اخواہ وہ زبان سنسکرت ہو یا انگریزی ہو یا کوئی قدیم سے قدیم زبان میں اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں میں اصول یہ ہے کہ جب کسی مضمون یا عبارت کا ترجمہ کسی ایک زبان سے دوسری زبان میں کیا جاتا ہے تو ہمیشہ اسماء ذات (proper names) کا ترجمہ نہیں کیا جاتا اور باقی تمام عبارت اور صفات کا ترجمہ کر دیا جاتا ہے مثلاً جب بھی آپ کسی شخص کے متعلق کوئی مضمون انگریزی، عربی، فارسی یا سنسکرت زبان میں لکھیں تو آپ اس شخص کے نام کا ترجمہ کسی زبان میں نہیں کریں گے ورنہ مضمون بے معنی اور مہمل ہو جائے گا اسی طرح خدا جو تمام دنیا کی اقوام اور مذاہب میں ایک معروف ہستی ہے اور تمام الہامی مذاہب اسی خدائے واحد کی طرف سے ہیں اس کے ذاتی نام کا ترجمہ مختلف زبانوں میں کیسے ہوسکتا تھا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسانی ذہن نے بتدریج ارتقا کی منازل کو طے کیا ہے اس لئے اس کا تصور ذات باری بھی زیادہ شائستہ اور مکمل ہوتا گیا ہے تاہم جس طرح خدا کی ذات ہمیشہ سے ہمہ صفت موصوف موجود تھی اسی طرح اس کا ذاتی نام بھی کہ جو اس تصور کو ظاہر کرتا ہے موجود تھا اگرچہ انسانی ذہن میں نہ تصور ذات باری کامل تھا اور نہ اس کے نام کا صحیح مفہوم ہی دلنشیں تھا۔

رمضان مُبارک

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے رکھنا اسلئے ضروری ہے کہ روزہ ہماری ڈھال ہے اور یہ ہمیں بدی سے بچاتا ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ جب ہم روزہ رکھیں تو اِس کی روح کو بھی یاد رکھیں۔ روزہ رکھنا صرف بھوکے رہنے کا نام نہیں۔ ویسے تو ہمیں ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کی رضا کی فکر کرنی چاہیے لیکن رمضان میں اُس کی رضا کی فکر کرنا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

گو روزے ہمارے فرائض میں شامل ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنی جانوں پر ظلم کر کے روزے رکھیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے دین تمہارے لئے آسان بنایا ہے۔ اِسی لئے یہ سہولت رکھی گئی کہ اگر کوئی سفر پر ہے یا بیمار ہے تو وہ روزہ نہ رکھے۔ رمضان کی جگہ ہم کسی دوسرے مہینے روزہ رکھ کر یہ فرض پورا کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے لئے روزہ رکھنا بالکل ہی ناممکن ہے تو ہم کسی غریب یا مسکین کو کھانا کھِلا کر یہ فرض پورا کر سکتے ہیں۔ ہم جس طرح بھی یہ فرض پورا کریں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ رمضان میں ہمیں سچ بولنے، ایمانداری سے کام کرنے، اپنا فرض پوری طرح نبھانے میں اور بھی زیادہ محتاط ہونا چاہیے۔

آئیں دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے یہ رمضان مُبارک کرے اور ہماری عبادتیں قبول فرمائے (آمین)

شائع کردہ
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یوکے
15 Stanley Ave
Wembley
UK
HA0 4JQ